جمعہ کی نماز کے لئے جب بھی بلایا جائے تو مومنوں کو اپنے تمام کام اور کاروبار فوراً بند کر کے جمعہ کے لئے مسجد کی طرف چل پڑنا چاہئے۔

جمعہ کے دن ہمیں درود شریف پڑھنے کا بھی خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان کا آخری جمعہ یا رمضان کے جو باقی جمعے ہیں صرف وہی مسجد کی حاضری بڑھانے والے اور دکھانے والے نہ ہوں بلکہ سارا سال ہی ہمیں یہ نظر آئے کہ ہماری مسجدیں اپنی گنجائش سے تھوڑی پڑ گئی ہیں۔

(جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں تاریخی تحقیق کے علاوہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے جمعہ کی فضیلت اور برکات کا بیان اور احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 18؍ستمبر 2009ء بمطابق 18؍تبوک 1388 ہجری شمسی
بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

يٰـاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ -ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ- فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا۔ قُلْ مَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔(سورۃ الجمعۃ:10-12)

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے دن ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب وہ کوئی تجارت کے دل بہلاوہ دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تُو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سے بہت بہتر ہے۔

سب سے پہلے تو میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بھی کرتا ہوں کہ اس رمضان میں تقریباً ہر جمعہ پر ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد بیت الفتوح میں جمعہ پڑھنے کے لئے آنے والوں کی اتنی کثرت رہی کہ مسجد کی گنجائش کم ہوتی رہی۔ دروازے کھول کر سامنے کی گیلریوں میں بھی نمازیوں کے لئے جگہ بنانی پڑی۔ بلکہ اوورفلو (Overflow) اس سے بھی باہر نکل گیا۔ ایسا رش عموماً خاص موقعوں پر یا عام طور پر رمضان کے آخری جمعہ میں جسے جمعۃ الوداع کہتے ہیں، اس پر ہوتا تھا۔ پس ہمیشہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جمعہ کا خاص اہتمام کر کے جمعہ پر آنا ہی حقیقی جمعۃ الوداع ہے۔ جمعہ پر ہم اپنے تمام کاروبار اور مصروفیات چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی برکات جو جمعہ کے ساتھ وابستہ ہیں انہیں سمیٹیں۔ اور یہ برکات سمیٹتے ہوئے جب ہم جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی دنیاوی مصروفیات میں مشغول ہونے جا رہے ہیں تو اس دعا اور ارادے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولیں گے اور عبادات کے باقی لوازم بھی حسب شرائط پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور آج کا جمعہ پڑھ کر مسجد سے نکلنا آئندہ ہفتے میں آنے والے جمعہ کے استقبال کی تڑپ پیدا کرنے والا ہونا چاہئے اور ہوگا۔ نہ کہ ہمیں کسی ایسے جمعۃ الوداع کی ضرورت ہے جو رمضان کا آخری جمعہ ہو، جو سال میں ایک دفعہ آتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف نہ رکھنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ سال کے اکاون باون جمعے اور بھی ہیں جن کا استقبال اتنا ہی ضروری ہے جتنا رمضان کے آخری جمعے کا۔ پس آج کا جمعہ جو اس رمضان کا آخری جمعہ ہے یہ ہمیں اس طرف تو بیشک توجہ دلانے والا ہو اور خاص طور پر ان لوگوں

کے لئے جن سے سارا سال جمعہ کی ادائیگی میں سستی ہوتی رہی کہ آج اس جمعہ میں ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ آئندہ اس جمعہ کو جو رمضان کا آخری جمعہ ہے الوداع کر کے ہم اگلے سال رمضان میں آنے والے جمعہ کا استقبال نہیں کریں گے بلکہ آئندہ ہفتے میں آنے والے جمعہ کا استقبال کریں گے۔ لیکن یہ کبھی نہ ہو کہ اس جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم اپنی برائیوں، کمزوریوں، خامیوں، سستیوں کو یکسر بھول جائیں بلکہ ہمیشہ ان کو یاد رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف قدم بڑھانے والے ہوں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رمضان میں جمعہ پر جو حاضری یہاں مسجد بیت الفتوح میں ہمیں نظر آتی رہی ہے وہ دنیا میں ہر جگہ ہماری مساجد میں نظر آئی ہوگی۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ خدا کرے کہ مسجد میں جمعہ کے لئے آنے کا یہ خوش کن رجحان ہمیشہ کے لئے قائم رہے اور ہر احمدی کو اس بات کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اس زمانے میں ہر احمدی کی یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ یہی ان آیات سے ثابت ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہیں۔ یہ سورۃ جمعہ کے آخری رکوع کی آیات ہیں اور ان کو شروع ہی اس طرح کیا گیا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے لئے بلایا جائے تو پھر تمہارا ایک ہی مقصود و مطلوب ہونا چاہئے کہ جمعہ کی نماز پڑھنی ہے اور باقی تمام کاموں کی حیثیت اب ثانوی ہو گئی ہے۔

اگر اس آیت سے پہلے کی آیات کو دیکھیں تو ان میں یہودیوں کا ذکر ہے جن پہ تورات اتاری گئی تھی۔ مگر انہوں نے اس کی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ نیز باوجود واضح پیشگوئیوں کے آنحضرت ﷺ کا بھی انکار کیا۔ اور یہ انکار تو ہونا ہی تھا کیونکہ جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی تعلیم جو تھی وہ اس کو بھول گئے تھے اور اس پر عمل ختم کر دیا تھا۔ اس کی کئی تاویلیں پیش کرتے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں بھی فرمایا ہے کہ اس وجہ سے کہ انہوں نے عمل چھوڑ دیا ان کا تو ایسا حال ہے جیسے گدھے پر کتابوں کا بوجھ لاد دیا گیا ہو۔ بہرحال عبادت کے خاص دن کے حوالے سے جو انہیں حکم تھا، جو ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا،، جو ہر سات دن بعد آتا تھا اس کو بھی انہوں نے بھلا دیا۔ اور سبت کا دن جو ان کے لئے ایک خاص دن تھا اس میں بھی کئی قسم کی ایسی حرکات کیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند تھیں۔ سَبْت ہفتے کے دن کو بھی کہتے ہیں۔ اور بھی اس کے کئی مطلب ہیں۔ عبادت کا خاص دن بھی ہے۔ بہرحال سبت جو ہفتے کا دن ہے یہودیوں کے لئے ایک بہت متبرک اور خاص عبادت کا دن ہے۔ اس میں ان پر بعض پابندیاں بھی لگائی گئی تھیں۔ جن کو جیسا کہ مَیں نے کہا انہوں نے اپنی چالاکیوں سے توڑا۔ اس بارہ میں

قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے کہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ(البقرة:66) اور تم ان لوگوں کو جنہوں نے سبت کے بارے میں زیادتی کی تھی جان چکے ہو۔ اور پھر اس زیادتی کی وجہ سے ان لوگوں کو سزا بھی دی گئی تو ان بھٹکے ہوئے یہودیوں کا اس سورۃ میں ذکر کر کے پھر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم نے جمعہ کا حق ادا کرنا ہے۔ یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ اگر تم اپنے اس مقدس دن کا حق ادا نہیں کرو گے تو تم بھی اس سزا کے سزاوار ٹھہر سکتے ہو۔ ہر قوم کی طرح مسلمانوں کا بھی سَبْت کا دن ہے اور ہمارا سَبْت یہ جمعہ ہے۔ پس ہر مسلمان کو اس دن کی خاص حفاظت اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے۔ اور اس کا حق اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ جب بھی جمعہ کی نماز کے لئے بلایا جائے تو مومنوں کو اپنے تمام کام اور کاروبار بند کر کے فوراً مسجد کی طرف چل پڑنا چاہئے۔ امام کا خطبہ سننے کے لئے فوراً مسجد کی طرف دوڑنا چاہئے۔ اگر کوئی بہانہ جُو یہ کہے کہ ہمیں ان ملکوں میں یا آج کل دنیا میں اذان کی آواز تو سنائی نہیں دیتی تو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دوسرے انتظام کر دیئے ہیں۔ گھڑیوں کا انتظام کر دیا ہے۔ اب تو فونوں میں بھی گھنٹی کی بجائے مختلف آوازیں لوگ ریکارڈ کرتے ہیں جو بجتی ہیں، سنائی جاتی ہیں۔ مجھے اس کا تجربہ تو نہیں کہ خاص وقت پہ الارم کے لئے بھی اذان کی یہ آواز سنائی دی جا سکتی ہے کہ نہیں۔ اگر یہ ہو سکتا ہے تو پھر اس پر اذان کی آواز ریکارڈ کرنی چاہئے۔ اس کا دوہرا فائدہ ہو گا بلکہ کئی فائدے ہو سکتے ہیں۔ جمعہ کے وقت کے لئے جہاں اذان کی آواز خود اپنے آپ کو جمعہ کی طرف توجہ دلائے گی وہاں اردگرد کے لوگ بھی توجہ کریں گے اور اذان کی یہ آواز سننے والوں کی توجہ کھینچنے کا باعث بنے گی اور یہ تبلیغ کے راستے کھولنے کا ذریعہ بھی بن جائے گی۔ لیکن بہرحال جو صورت بھی ہو سادہ الارم کی آواز بھی یاددہانی تو کروا سکتی ہے۔ پس جمعہ کی اہمیت کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ضمن میں جو وضاحت کی ہے وہ یقیناً اس زمانے کے لئے سو فیصد حقیقی اور صحیح وضاحت ہے کہ اس زمانے میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد وہی قوم ہو سکتی ہے اور ہے جو مسیح موعود کو ماننے والی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد چهارم صفحه 123-122)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سے مراد عام مسلمان بھی ہیں لیکن اس صورت میں مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ جمعہ کی نماز کی اہمیت کو ملانا خاص طور پر مسیح موعود کو ماننے والوں کے لئے بہت اہم ہے۔ دوسرے غیر احمدی مسلمان تو باوجود مسلمان کہلوانے کے اور مومن کہلوانے کے ایمان لانے والے کہلوانے کے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے انکار کی وجہ سے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (البقرة:86) (کہ کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر تو ایمان لاتے ہو اور ایک حصہ کا انکار کرتے ہو) کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ پس حقیقی مومن وہی ہیں جو قرآن شریف کی ابتدا سے آخر تک ہر حکم پر ایمان لاتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تمام انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس دن کا خاص اہتمام کریں اور تجارتوں کو چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کو تجارتوں سے بھی خاص نسبت ہے۔ ہر قسم کے کاروباروں میں بڑی وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ سٹاک مارکیٹوں سے دنیا کی تجارتوں کے اتار چڑھاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ جو اس کاروبار میں ملوث ہیں یا یہ کرتے ہیں، اتنے مصروف ہوتے ہیں اور مختلف کمپنیوں کے شیئرز (Shares) کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر سودے کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کا اس بولی کے دوران یا ریٹ اوپر نیچے ہونے کے دوران ایک لمحے کے لئے بھی آنکھ جھپکنا یا سوچ ادھر ادھر پھیرنا ان کو لاکھوں کروڑوں اربوں کا گھاٹا دلوا دیتا ہے۔ اسی طرح منڈیوں کے چھوٹے کاروبار ہیں اور اس کاروبار میں منسلک تمام لوگ چاہے وہ تنخواہ دار ملازم ہی ہوں اس تجارت اور بیع کے دوران جو پہلے کبھی کسی زمانے میں اس شدت سے نہیں تھی اور اتنی آرگنائزڈ نہیں تھی جتنی مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگئی ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ الیکٹرانک ذرائع اس میں استعمال ہونے کی وجہ سے تجارت کے لئے وقت کی اہمیت بھی ہر دن بہت بڑھتی چلی جارہی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جتنی بھی چاہے بڑی تجارت ہو، چاہے جتنی تمہارے پاس وقت کی کمی ہو نماز جمعہ کے مقابلہ میں اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں اور تمہارا وقت نکال کر اپنے تمام ممکنہ نقصانات کو پس پشت ڈال کر جمعہ کا اہتمام کرنا بہرحال ضروری ہے اور چھوٹے موٹے کاروباری لوگوں کے لئے تو پھر کوئی بہانہ رہ ہی نہیں جاتا۔ پس ہم احمدی ہی آج وہ مومن ہیں اور ہونے چاہئیں جن کو اپنے جمعوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ تبھی ہم اس زمانے کے راہنما کی راہنمائی سے حقیقی فیض حاصل کر سکتے ہیں اور تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اس کی رضا کے حاصل کرنے والے ٹھہر سکتے ہیں۔

جمعہ کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کس طرح ہمیں توجہ دلائی اور یہودیوں اور عیسائیوں سے کس طرح ہمیں ممتاز فرمایا ہے اس کا ایک روایت میں ذکر آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن آخِرِیْنْ ہونے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ انہیں کتاب پہلے دی گئی ہم سابقین ہوں گے۔ یہ ان کا وہ دن

ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا مگر انہوں نے اختلاف کیا مگر خدا تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف درست راہنمائی کر دی۔ اب لوگ ہمارے پیچھے ہی چلیں گے۔ یہود ایک دن بعد اور نصاریٰ پرسوں۔

(بخاری کتاب الجمعه باب فرض الجمعة حديث نمبر 876)

یہ بخاری کی حدیث ہے۔ کتاب الجمعہ اور فرض الجمعہ کے باب میں ہے۔

یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی وضاحت ضروری ہے۔ اس ضمن میں مَیں مختصر یہ بتادوں کہ جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد یہ کام ہوا تھا کہ بخاری کی حدیثیں جمع کریں اور پھر اس کی تھوڑی سی شرح بھی لکھیں۔ اُس زمانہ میں کتاب کی کچھ جلدیں شائع ہوئی تھیں اور پھر بڑا لمبا عرصہ اس کی اشاعت نہیں ہو سکی۔ اب کچھ سال ہوئے مَیں نے ایک نور فاؤنڈیشن قائم کی ہے۔ اس کے تحت جماعت میں بھی احادیث کی کتب کی اشاعت ہو رہی ہے اور مسلم کی کئی جلدیں اور بخاری کی کئی جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ بہرحال شاہ صاحب نے اس کی جو شرح لکھی ہے وہ ایسی ہے کہ اس سے اس حدیث کی وضاحت ہوتی ہے۔

وہ تو خیر لمبی شرح ہے۔ شاہ صاحب نے اس میں جمعہ کی نماز کی فرضیت اور اہمیت کے بارہ میں بعض فقہاء جو جمعہ کی نماز کو فرض کفایہ سمجھتے تھے، کا علمی اور زبان کے قواعد کے رو سے جواب دینے کے بعد، (فرض کفایہ وہ ہے جس میں چند لوگ اگر شامل ہو جائیں، پڑھ لیں تو کافی ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ سب شامل ہوں) اس کو غلط ثابت کیا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ فرض کفایہ نہیں ہے بلکہ اسی طرح فرض ہے جس طرح نمازیں فرض ہیں۔ پھر سَبْت کے لفظ کی لغوی بحث کی ہے اور یہودیوں کی تاریخ اور تعامل سے یہ بیان کیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جمعہ کا دن ہی یہودیوں کا بھی سَبْت کا دن تھا یا اس کا کچھ حصہ اس میں شامل تھا جو بعد میں ہفتہ میں بدل گیا۔ تو شاہ صاحب کی جو شرح ہے اس کا کچھ حصہ اس تعلق میں پیش کرتا ہوں۔ ایک تو سَبْت کے لغوی معنی ہیں۔ لسان العرب کے تحت اس کے معنی ہیں کہ کام کاج چھوڑ کر آرام کرنا اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ مشاغل سے کلیتًا منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جانا۔ ایک روز عبادت میں سارا دن مشغول رہنے کا حکم بنی اسرائیل میں مخصوص تھا جس کا ذکر خروج باب 31 آیت 14 تا 16 میں ہے اور خروج میں ہی دوسری جگہ بھی ہے۔ اور احبار میں بھی ہے۔ بہرحال اس حکم کی آخر انہوں نے خلاف ورزی کی۔ جس کی وجہ سے ان کو سزا ملی۔ تو ''جمعہ کے روز'' (مَیں یہ شاہ صاحب کی اس حصہ کی وضاحت پڑھ رہا ہوں) ''مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی پابندی نہیں

جیسی بنی سرائیل کے لئے تھی۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس خصوصیت کا ذکر بایں الفاظ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ(النحل:125)۔سبت یعنی مشاغل دنیا سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہنے کا حکم انہی لوگوں کے لئے مخصوص تھا جنہوں نے اس کی خلاف ورزی کی۔اس آیت کے یہ معنی نہیں کہ ساتواں دن ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔اگر عیسائی زمانہ کی رَو میں بہ کر بجائے ہفتہ، اتوار کو عبادت کا دن منا سکتے ہیں تو یہودیوں کا ایسا کرنا بعید از قیاس نہیں (کہ جمعہ سے ہفتہ کر لیا ہو) جیسا کہ تاریخی واقعات اور قرائن اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہود نے بھی اپنی جلاوطنی کے ایام میں بابلیوں اور فارسیوں کے درمیان مدت تک بودوباش رکھنے کی وجہ سے ان کے مشرکانہ عقائدورسوم کو اپنا لیا تھا اور ان مشرک اقوام کے زیر اثر انہوں نے اپنے مذہب کے اصول میں بھی تغیر وتبدل کیا۔جمعہ کے دن کو بھی قدیم یہودیوں کے نزدیک ایک تقدس حاصل تھا۔چنانچہ روحانی احکام اور فیصلہ جات جو مؤرخ یوسیفس نے اپنی مشہور تاریخ میں نقل کئے ہیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ اور ہفتہ دونوں دنوں میں اس بات کی قانوناً ممانعت تھی کہ کوئی یہودی کسی مقدمے میں مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہونے کے لئے بلایا جائے۔جمعہ کا نام ہی عبرانی میں عُرَیْبِ هَشَّابَاتْ رکھا گیا تھا اور سبت کی تیاری چھٹے دن یعنی جمعہ کے روز آٹھویں گھڑی میں تقریباً اڑھائی بجے شروع ہوتی جبکہ قربانی کی جاتی اور نویں گھڑی تقریباً ساڑھے تین بجے ختم ہوتی جبکہ سوختنی قربانی چڑھائی جاتی تھی اور اس کے بعد یہودی کام کاج سے فارغ ہو کر نہا دھو کر صاف کپڑے پہن کر شاہ سبت یعنی ہفتہ کا استقبال کرتے۔تو اس تسمیہ سے ظاہر ہے کہ جمعہ بھی ان کے نزدیک ایک گوناں سبت کا حکم رکھتا تھا۔اس لئے اسلامی مؤرخین کی یہ روایتیں اپنے اندر صداقت رکھتی ہیں کہ جمعہ کے دن کا نام عروبہ جو قدیم عربوں میں مشہور تھا وہ دراصل اہل کتاب سے لیا گیا تھا"۔

بہرحال آگے پھر لکھتے ہیں۔"غرض عروبہ کے نام کا ماخذ یہودیوں کے درمیان اب تک پایا جاتا ہے اور سبت کی عبادت بھی جمعہ کے دن ہی شروع ہوتی ہے اور یہ دونوں شہادتیں اصل حقیقت کی غماز ہیں"۔پھر آخر میں نتیجہ نکالتے ہیں کہ"یہ امر بھی یقینی ہے کہ یہود نے احکام سبت کے بارہ میں شدید سے شدید خلاف ورزیاں کیں بلکہ ان کے بعض انبیاء نے تو ان کی ذلت وادبار کا سارا موجب سبت کی بے حرمتی قرار دیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہ پیشگوئی کی تھی کہ سبت کی بے حرمتی بنی اسرائیل کی تباہی کا موجب ہوگی"۔(یہ بائیبل میں لکھا ہوا ہے۔)

(صحیح بخاری جلد دوم شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ صفحہ 274-275) یہ سب شواہد و قرائن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کی تصدیق کرتے ہیں۔

یہ جو حدیث ہے نا کہ ان کے لئے مقرر کیا گیا تھا لیکن انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف راہنمائی کی اور آج تک پندرہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان جیسا بھی ہو جمعہ کا کہیں نہ کہیں اہتمام ضرور کرتا ہے۔ چاہے تھوڑے ہوں، سارا شہر نہ بھی جمع ہو لیکن جمعہ پر ضرور آتے ہیں اور جب تک جمع ہوتے رہیں گے برکات ملتی رہیں گی اور اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود کے زمانے کے ساتھ اس کی ایک خاص اہمیت ہے اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔

پس جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہماری درست راہنمائی فرمائی ہے۔ ہمارا یہ پہلا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بجا آوری کے لئے خاص اہتمام کرتے رہیں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کر کے اللہ تعالیٰ کے کسی انذار کا مورد نہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی پُرانی تاریخیں بتائی ہیں۔ یہودیوں کی بتائی ہیں۔ بنی اسرائیل کی بتائیں۔ اسی لئے کہ ہم بھی ہوشیار رہیں۔ یہود نے جمعہ کے دن کو اگر ان کی خاص عبادت کی ابتداء اس دن سے ہوتی تھی جیسا کہ شاہ صاحب نے ثابت کیا ہے اور تاریخ سے ثابت ہوتا ہے تب بھی اس دن کو چھوڑنا تھا۔ انہوں نے اس دن کو اس لئے چھوڑنا تھا کیونکہ یہ الٰہی تقدیر تھی۔ اس بابرکت دن نے آنحضرت ﷺ اور آپ کی اُمّت کے لئے مخصوص رہنا تھا۔

اس دن کی اہمیت احادیث سے بھی ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس دن کی اہمیت کے بارہ میں ہمیں بہت کھول کر بتایا ہے کہ کیوں یہ دن ہمارے لئے اہم ہے۔ اس لئے کہ یہ حضرت آدم کی پیدائش اور وفات کا دن ہے اور حضرت آدم علیہ السلام ہماری روحانی زندگی کی ابتداء میں ایک مقام رکھتے ہیں۔ جس کے بارہ میں قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا ہوا ہے اور پھر مسیح موعود کے زمانے میں مسیح موعود کو بھی خدا تعالیٰ نے آدم کا نام دیا ہے۔ اس زمانہ میں احیائے دین آپ علیہ السلام سے وابستہ ہے۔ پس احمدیوں کے لئے جمعوں کا اہتمام ایک انتہائی ضروری چیز ہے۔ تبھی ہماری سمتیں بھی درست رہیں گی۔ تبھی ہم ہمیشہ ان برکات سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے دن کی اہمیت کے بارے میں جو فرمایا، ان میں سے بعض احادیث آپ کے سامنے رکھوں گا۔ حضرت اوسؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا ہے۔ اس میں حضرت آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن فوت ہوئے۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا

اوراسی دن بیہوشی طاری ہوگی۔ پس اس دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔(سنن ابی دائود کتاب ا لصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃحدیث نمبر1047)

پھر ایک دوسری حدیث ہے ابن ماجہ کی۔ اس میں حضرت ابولبابہؓ بن منذر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن آدم کو پیدا کیا۔ دوسرے اللہ نے اس دن حضرت آدم کو زمین پر اتارا۔ تیسری اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو وفات دی۔ چوتھی اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس میں بندہ حرام چیز کے علاوہ جو بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے تو وہ اسے عطا کرتا ہے۔ اور پانچویں یہ ہے کہ اسی دن قیامت برپا ہوگی۔ مقرب فرشتے آسمان، زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر اس دن سے خوف کھاتے ہیں۔

(ابن ماجہ۔کتاب ا قامۃ الصلوٰۃ وسنتہ فیہا۔ باب فی فضل ا لجمعۃ حدیث نمبر 1084)

ان احادیث سے مزید وضاحت ہو جاتی ہے کہ اس دن کی کیا اہمیت ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ ویسے تو عام طور پر بھی درود بھیجنا چاہئے لیکن فرمایا ہر جمعہ کو کثرت سے بھیجو۔ اس لئے ہر جمعہ کو یہ اہتمام خاص طور پر کرنا چاہئے کیونکہ دعاؤں کی قبولیت کا آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے بڑا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں بھی خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰـہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(الاحزاب:57) کہ اللہ اپنے بندے پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اور اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام بھیجتے رہو۔

پس جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر 935) تو دعا کی جو گھڑی ہے اس میں جو دعا خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے یعنی درود بھیجنے کی وہ اگر ہم کریں گے تو ہماری جو باقی وقتوں میں کی گئی دعائیں ہیں اس درود کی برکت سے قبولیت کا درجہ پائیں گی۔ پس جمعہ کے دن ہمیں درود شریف پڑھنے کا بھی خاص طور پر اہتمام کرنا چاہئے۔ مسلمانوں پر یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پورے دن کی پابندی نہیں لگائی گئی کہ کچھ نہیں کرنا بلکہ جمعہ کی نماز کے بعد دنیاوی کاموں میں مصروف ہونے کی اجازت دی ہے۔ لیکن یہ اجازت ایک شرط کے ساتھ ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کو نہیں بھولنا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنا ہے یا ترتیب کے لحاظ سے اللہ

تعالیٰ کا فضل تلاش کرنا ہے اور اس کا ذکر کرنا ہے۔ تو جو شخص اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے دنیاوی کام کرے گا کہ مَیں یہ کام اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے تحت کر رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا فضل تلاش کرو تو فوراً یہ خیال بھی دل میں آئے گا کہ میرا کوئی کام ایسا نہ ہو جو صرف دنیاوی لالچ کے زیر اثر ہو۔ میرا کاروبار، میری ملازمت، میری تجارت ان اصولوں پر چلتے ہوئے ہو جو تقویٰ کی طرف لے جانے والے ہیں۔ میں کہیں یہ نہ سمجھوں کہ کیونکہ یہ دنیاوی کاروبار ہے اس لئے اس میں یہ دھوکہ جائز ہے۔ نہیں بلکہ جب خدا تعالیٰ کا فضل مانگنا ہے تو پھر ہمارا ہر معاملہ صاف اور شفاف ہونا چاہئے۔ دوسرے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرو۔ اس سے ایک تو ہمیشہ یہ خیال رہے گا کہ مَیں نے اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ہے۔ دوسرے یہ کہ میرے کام اگر اچھے ہو رہے ہیں، ان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے تو اس لئے کہ میرا پورا توکّل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ اور پھر آخری آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ رزق دینے والی اصل ذات جو ہے خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ کاروباروں میں برکت پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑتی ہے۔ تمہاری کوئی پہچان ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے۔ اس لئے جب آخری زمانے میں مسیح موعود کو مان لو تو پھر دنیاوی لالچیں اور دنیاوی کھیل تماشے تمہارے سے بہت دور چلے جانے چاہئیں۔ اگر یہ اپنے سے دور نہ پھینکیں تو تمہاری حالت ایسی ہوگی جیسے تم نے مسیح موعود سے یہ عہد بیعت کر کے کہ ہم اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے، پھر مسیح موعود کو اکیلا چھوڑ دیا اور مسیح موعود نے جس کام کے لئے تمہیں جمع کیا تھا، ایک جماعت بنائی تھی، جماعت میں شامل ہونے کے لئے کہا تھا، اسے بھول گئے۔ خدا تعالیٰ سے کام کیا تھا یہی کہ خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق جوڑنا، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے اپنی زندگیوں کو سجانا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اس بات کو آزمانے کے لئے کہ تمہارا کس حد تک آخرین میں بھیجے ہوئے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ساتھ تعلق ہے اور کس حد تک تم اس بات میں سچے ہو کہ ہم مسیح موعود سے کئے گئے عہد بیعت کو نبھانے والے ہیں، جمعہ پر حاضر ہونا تمہارا معیار مقرر کیا ہے۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جمعہ کے لئے مسجد آنا یا اگر مسجد نہیں ہے تو چند احمدیوں کا اکٹھے ہو کر، جمع ہو کر جمعہ پڑھنا انتہائی اہم ہے۔

پس صرف رمضان کا آخری جمعہ یا رمضان کے جو باقی جمعے ہیں صرف وہی مسجد کی حاضری بڑھانے والے اور دکھانے والے نہ ہوں بلکہ سارا سال ہی ہمیں یہ نظر آئے کہ ہماری مسجدیں اپنی گنجائش سے تھوڑی پڑ گئی ہیں۔ اب یہ نمازیوں سے چھلکنی شروع ہو گئی ہیں۔ جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اب میں بعض مزید احادیث

بھی پیش کرتا ہوں جن سے جمعہ کے مختلف مسائل کا بھی پتہ لگتا ہے اور اہمیت کا بھی پتہ لگتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے، سوائے مریض، مسافر اور عورت اور بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔

(سنن دارقطنی ۔کتاب الجمعة ۔ باب من تجب علیه الجمعة حدیث نمبر 1560 دار الکتب العلمیة بیروت 2003ء)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد۔ ومنبع الفوائد۔ جلد دوم ۔ کتاب الصلاة باب فی الجمعة و فضلها حدیث نمبر 2999)

پس ہر قسم کی نیکیاں جو جمعہ کی نماز کے علاوہ جمعہ کے دن کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اجر بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری سے بڑھ کر تو کوئی نیکی نہیں ہے اور حکم بھی وہ جو انتہائی فرائض میں داخل ہے۔ پس جمعہ کی نماز کے لئے آنا نیکیوں میں سب سے زیادہ بڑھانے کا موجب بنتا ہے اور یہی چیز ہے جو منافق اور مومن کی پہچان بھی کرواتا ہے۔

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے بلاوجہ جمعہ چھوڑا وہ اعمال نامے میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ تو مٹایا جاسکے گا اور نہ ہی تبدیل کیا جاسکے گا۔

(مجمع الزوائد۔ ومنبع الفوائد۔ جلد دوم ۔ کتاب الصلاة باب فی الجمعة و فضلها حدیث نمبر 2999)

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت جعد الضمری روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے لگا تار تین جمعے چھوڑے (سستی کرتے ہوئے تین جمعے لگا تار چھوڑے) اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے

(ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب فی تفریع ابواب الجمعة باب التشدید فی ترک الجمعة حدیث نمبر 1052)

اور جب مہر کر دیتا ہے تو پھر نیکیاں کرنے کی توفیق بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان بالکل ہی دور ہٹ جاتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے

اور اپنی استطاعت کے مطابق پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے اور گھر سے خوشبو لگا کر چلے اور دو آدمیوں کو الگ الگ نہ کرے (یعنی اپنے بیٹھنے کے لئے زبردستی پرے نہ ہٹائے) اور پھر جو نماز اس پر واجب ہے وہ ادا کرے۔ پھر جب امام خطبہ دینا شروع کرے تو وہ خاموشی سے سنے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان ہونے والے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری کتاب الجمعة باب الدهن للجمعة حديث نمبر 883)

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے۔ پھر مینڈھا (بھیڑ)، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے۔ پھر فرمایا کہ پھر جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔ یعنی فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔ (بخاری کتاب الجمعة باب الاستماع الى الخطبة يوم الجمعة حديث نمبر 929) اس خطبہ کو سننا شروع کر دیتے ہیں جو امام دے رہا ہوتا ہے۔ اس میں ایک تو ثواب اور اس کے بعد پھر خطبوں کو توجہ سے سننے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ جس مسجد میں مجلس میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بیٹھے ہوں اور وہ باتیں سن رہے ہوں اس سے زیادہ بابرکت مجلس اور کون سی ہو سکتی ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران بولے اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو اور جو اس سے یہ کہے کہ خاموش رہے تو اس کا بھی جمعہ نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل 1/230۔ جلد 1 مسند عبدالله بن عباس حديث نمبر 2033 عالم الكتب بيروت 1998ء)۔ یعنی بولنے والے کو بول کر خاموش کرانا بھی منع ہے۔ اگر بچے شور کر رہے ہیں اور ان میں کوئی چھوٹا بچہ ہو تو وہاں سے اس کو اٹھا کر لے جانا چاہئے اور اگر کوئی ہوش مند بچہ بول رہا ہے، شرارت کر رہا ہے تو اس کو اشارے سے منع کرنا چاہئے۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سُلیک غطفانی جمعہ کے روز اس وقت آ کر بیٹھ گیا جب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اسے فرمایا: اے سُلیک! کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرو اور اس میں اختصار سے کام لو۔ پھر آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے روز امام کے خطبہ دینے کے دوران آئے تو وہ دو رکعت پڑھے اور ان کو جلد جلد مکمل کر لے۔ (مسلم کتاب الجمعة۔ باب التحية والامام يخطب حديث

نمبر 1908)

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ جمعہ کے لئے گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان سے پہلے تین آدمی مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے کہا چوتھا مَیں ہوں۔ پھر کہا کہ چوتھا ہونے میں کوئی دوری نہیں۔ پھر کہا مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور جمعہ میں آنے کے حساب سے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی پہلا دوسرا تیسرا اور انہوں نے کہا پھر چوتھا اور چوتھا بھی زیادہ دور نہیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلوٰة والسنة فیها۔ باب ما جاء فی التہجیر الی الجمعة حدیث نمبر1094) تو جمعوں کی اتنی اہمیت ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جمعہ پڑھنے آیا کرو اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا کرو اور ایک شخص جمعہ سے پیچھے رہتے رہتے جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ جنت کا اہل ہوتا ہے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الصلاة باب تفریع ابواب الجمعة باب الدنو من الامام حدیث نمبر 1108)

نیکیوں کی توفیق والی حدیث مَیں نے پہلے پڑھی تھی۔ نیکیاں تو انسان کر رہا ہوتا ہے لیکن وہ نیکیاں جمعہ نہ پڑھنے کی وجہ سے دل کو داغ لگنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ختم ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر وہی انسان جو جنت کا اہل ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ جنت سے محروم رہ جاتا ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبید بن ثبات روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ کے روز فرمایا کہ اے مسلمانوں کے گروہ! یقیناً یہ دن خدا نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے پس تم غسل کیا کرو اور جس کسی کے پاس طیب ہو یعنی خوشبو ہو وہ ضرور اسے لگا لیا کرے اور مسواک کیا کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامة الصلوٰة باب ما جاء فی الزینة یوم الجمعة حدیث نمبر 1098)

پس یہ اہمیت ہے جمعوں کی جسے ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دن کو ایک اور زاویے سے پیش فرمایا ہے اور پھر جمعہ کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپؑ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُم (المائدہ:4) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''غرض اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ کی آیت دو پہلو رکھتی ہے۔ ایک یہ کہ تمہاری تطہیر کر چکا''۔ (تمہیں پاک کر دیا ایسا دین آ گیا کہ جو پاک کرنے والا ہے۔)'' اور دوم (یہ کہ) کتاب مکمل کر چکا۔ کہتے ہیں جب یہ آیت

اتری وہ جمعہ کا دن تھا۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے''۔(احادیث میں بعض روایات میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے آتا ہے کہ یہودی نے ان سے کہا اورانہوں نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے۔لیکن بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو روایات ہیں اور بعض ایسی ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مجھے براہ راست آنحضرت ﷺ نے بعض روایات باتیں بتائی ہیں۔تو اس کی جو حیثیت ہے اور قدر و اہمیت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیان فرمائی ہے ہمیں بہرحال اس کو دیکھنا چاہئے نہ کہ ان روایتوں کو جو مختلف راویوں کے ذریعہ سے پہنچیں۔تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ)''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی یہودی نے کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔(دوسری روایت میں آتا ہے کہ اگر یہ ہم پر اتری ہوتی تو ہم عید کا دن مناتے۔(تو بہرحال کہا کہ اس آیت کے نزول کے دن عید کر لیتے۔)(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ المائدۃ باب قولہ: الیوم اکملت لکم دینکم حدیث نمبر 4606) حضرت عمرؓ نے کہا کہ جمعہ عید ہی ہے''۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں)''مگر بہت سے لوگ اس عید سے بے خبر ہیں۔دوسری عیدوں کو کپڑے بدلتے ہیں لیکن اس عید کی پرواہ نہیں کرتے اور میلے کچیلے کپڑوں کے ساتھ آتے ہیں۔میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے''۔(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ)''میرے نزدیک یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے۔اسی عید کے لئے سورۃ جمعہ ہے اور اسی کے لئے قصر نماز ہے اور جمعہ وہ ہے جس میں عصر کے وقت آدم پیدا ہوئے۔اور یہ عید اس زمانے پر بھی دلالت کرتی ہے کہ پہلا انسان اس عید کو پیدا ہوا۔قرآن شریف کا خاتمہ اسی پر ہوا''۔(الحکم جلد 10 نمبر 27 مورخہ 31/ جولائی 1906ء صفحہ 5 کالم 1)(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 673 مطبوعہ ربوہ)۔

یعنی یہ آیت جو تھی یہ بھی جمعہ والے دن نازل ہوئی۔پس ہم ایک عظیم الشان دین کے ماننے والے ہیں جس کو نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنا دین کامل اور مکمل کیا اور ایک یہودی کو بھی اس کی عظمت کا، آیت کی عظمت کا اقرار کرنا پڑا۔پس جس خدا نے دین کامل کر کے قرآن کریم کی صورت میں آنحضرت ﷺ پر اتارا اسی خدا نے ایک اہم فریضہ کی طرف اس کتاب میں ہمیں توجہ دلائی ہے بلکہ حکم دیا ہے۔پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس کی بجا آوری میں کبھی سستی نہ کریں۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری اولادوں کو بھی ہمیشہ توفیق دیتا رہے کہ ہم جمعوں کا خاص اہتمام کرنے والے بنے رہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے اس پر پورا اترنے والے ہوں۔